I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

IDEAS
ADVOCACY AND INNOVATION FUNDS FOR EDUCATION IN PAKISTAN

UKaid

PP-290

رحیم یار خان

تعلیمی صورتحال

تعلیم تک رسائی کا حق

معیاری تعلیم کا حق

تعلیم اور عوامی رہنماؤں کی ذمہ داری

PP-290 رحیم یارخان : تعلیمی صورتحال

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز اور علم آئیڈیاز بطور ادارہ یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر سیاسی قیادت اور ماہرین تعلیم کے درمیان ایک مضبوط رابطہ اور تعاون پیدا ہو جائے تو ملک میں بہتر تعلیمی اصلاحات کا نفاذ ممکن ہو سکتا ہے۔ چونکہ سیاسی قیادت اور سیاسی جماعتیں نہ صرف تعلیمی پالیسی کے ذمہ دار ہیں بلکہ اس پالیسی کو کامیابی کے ساتھ لاگو کرنے میں بھی ان کا اہم کردار ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ ان کی شراکت معنی خیز اور مثبت نتائج کی حامل ہو۔

عوامی نمائندوں کی حمایت اور دلچسپی کے بغیر کسی بھی حلقہ میں تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کا خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ چونکہ تمام سیاسی جماعتیں عوام کی نمائندہ ہیں اس لیے وہ تعلیم کے متعلق قانون سازی اور اس کے نفاذ کے لیے موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ اپنی جماعت کے قائدین' اعلیٰ سطح کے عہدیداران اور پارٹی کارکنوں کو بھی اس کی اہمیت بیان کر سکتے ہیں۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عوام حلقہ میں موجود سیاسی جماعتوں اور عوامی نمائندوں سے عہد لیں تو یقیناً تعلیمی پالیسی سازی اور اس کے نفاذ میں بہتری آسکتی ہے جس سے حلقہ میں تعلیم کی صورتحال کو بہتر کیا جا سکتا ہے اور تمام بچوں کی تعلیم تک رسائی اور معیاری تعلیم کو ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ اس تناظر میں یہ ضروری ہے کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں عوام اور عوامی نمائندگان بہتر طور پر آگاہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے یہ معلوماتی کتابچہ تیار کیا گیا ہے جو کہ حلقہ کی تعلیمی صورتحال کے بارے میں معلومات واعداد وشمار فراہم کرتا ہے تا کہ ان معلومات کو عوام الناس اور عوامی نمائندگان تعلیمی بہتری کیلئے استعمال کر سکیں۔

نقشہ
PP-290
رحیم یارخان

حلقہ میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد	200
اساتذہ کی تعداد	1043
داخل شدہ بچوں کی تعداد	32310

مرد رائے دہندگان کی تعداد	83420
خواتین رائے دہندگان کی تعداد	63092
کل تعداد رائے دہندگان	146512

اگر ہم حلقہ کی تعلیمی حالت کا جائزہ لیں تو وہ کچھ اس طرح ہے۔

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

حلقہ میں موجود سرکاری سکولوں میں بہت سی بنیادی سہولتوں کا فقدان ہے اور موجودہ سہولتوں کی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے اس صورتحال کی ذمہ داری یقیناً بطور شہری ہم سب پر بھی ہے اگر ارباب اختیار اور شہری اپنے فرائض کو بخوبی سمجھیں تو یہ صورتحال یقیناً بہتر ہو سکتی ہے۔

پینے کا پانی:

پینے کے پانی سے محروم سکولوں کی تعداد

05

حلقہ میں 05 سکول ایسے ہیں جہاں پانی کی سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

بیت الخلاء کی سہولت:

بیت الخلاء کے بغیر سکولوں کی تعداد

11

بیت الخلاء کی فراہمی ایک بنیادی ضرورت ہے لیکن 11 سکول ایسے ہیں جہاں یہ سہولت موجود نہیں ہے۔ جو کہ عوامی نمائندگان اور محکمہ تعلیم کے متعلقین کی توجہ چاہتی ہے

چار دیواری:

بغیر چار دیواری کے سکولوں کی تعداد

29

حلقہ میں چار دیواری کے بغیر سکولوں کی تعداد 29 ہے۔ سکولوں کی چار دیواری اور خاص طور پر لڑکیوں کے سکول کی چار دیواری انتہائی اہم ہے جبکہ کچھ سکول اس سہولت سے محروم ہیں اور ارباب اختیار (عوامی نمائندگان) کی توجہ کے طالب ہیں۔

بجلی کی سہولت:

بجلی کی سہولت سے محروم سکولوں کی تعداد

48

حلقہ میں 48 سکول ایسے ہیں جو بجلی کی سہولت سے محروم ہیں اور طلباء سخت گرمی میں بغیر بجلی کی سہولت کے سکول میں پڑھتے ہیں جس سے ان کے سیکھنے کے عمل میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور مطلوبہ نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

تعلیمی معیار:

حلقہ کے مطابق تعلیمی معیار کے اعداد و شمار موجود نہیں ہیں جس سے یہ مشکل ہے کہ ہم ہر حلقے کے طلباء کے تعلیمی معیار کا تجزیہ کر سکیں تاہم ضلع کی تعلیمی صورتحال کا جائزہ لیں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ تعلیمی معیار انتہائی نیچے ہے۔ جسکو بہتر بنانے کی ضرورت ہے اور عوامی نمائندگان اور ارباب اختیار کے لیے توجہ طلب ہے۔ جسے بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ صورتحال اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ عوامی نمائندے اور محکمہ تعلیم کے متعلقین فوری عملی اقدامات کریں۔

تیسری کلاس کے
61 فیصد بچے اردو
کا ایک جملہ بھی
نہیں پڑھ سکتے۔

61 فیصد بچے

اردو: ضلع میں دی جانے والی تعلیم کا معیار بھی اتنا قابلِ فخر نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 61 فیصد بچے اردو کا ایک جملہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

تیسری کلاس کے
54 فیصد بچے
انگریزی کا ایک
لفظ بھی نہیں پڑھ
سکتے۔

54 فیصد بچے

انگریزی: انگریزی مضمون میں بھی صورتحال اس سے مختلف نہیں ہے۔ تیسری کلاس کے 54 فیصد بچے انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

تیسری کلاس کے
65 فیصد بچے
تفریق کا ایک
سوال بھی حل نہیں
کر سکتے۔

65 فیصد بچے

ریاضی: ریاضی کے مضمون میں بچوں کی تعلیمی حالت نہایت مایوس کن ہے تیسری کلاس کے 65 فیصد بچے تفریق کا ایک سوال بھی حل نہیں کر سکتے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ:

ضلع کا تعلیمی بجٹ کچھ اسطرح ہے۔

ضلع کا تعلیمی بجٹ
5ارب 95 کروڑ 37لاکھ 50ہزار روپے

تنخواہوں کی مد میں دی جانے والی رقم
5ارب 82کروڑ 39لاکھ 70ہزار روپے

دیگر اشیا (الاونس و دیگر اخراجات)
7کروڑ 74لاکھ 10ہزار روپے

محکمہ تعلیم کو دی جانے والی صوبائی ترقیاتی فنڈ کی رقم:
4کروڑ 41لاکھ 60ہزار روپے

ضلع کے تعلیمی بجٹ میں ترقیاتی مد میں مختص کی جانے والی رقم:
5کروڑ 23لاکھ 70ہزار روپے

اگر ہم ضلع کے تعلیمی بجٹ (2012-13) کا تجزیہ کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ ترقیاتی مد میں مختص ہونے والی رقم 52370,000 روپے ہے۔ جبکہ بجٹ کا زیادہ تر حصہ صرف تنخواہوں کی مد میں مختص کیا گیا ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ترقیاتی مد میں دی جانے والی رقم صرف 44160,000 روپے تھی جو سکولوں میں بنیادی سہولتوں (بغیر پانی، بجلی کے بغیر، لیٹرین کے بغیر، چاردیواری کے بغیر، کھیل کے میدان کے بغیر سکول) کی فراہمی کے لئے انتہائی کم ہے۔

سرکاری سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب

درج ذیل میں دیئے گئے تینوں گراف حلقہ میں طلباء اساتذہ تناسب کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان گراف میں دیئے گئے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ حلقہ کے کچھ سکولوں میں طلباء اساتذہ تناسب بہتر کرنے کی ضرورت ہے تا کہ انسانی وسائل کے استعمال کو مناسب اور موزوں بنایا جا سکے۔ عوامی رہنماء اور ارباب اختیار اس مسئلہ کے حل کیلئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے بھرپور کوششیں کریں۔

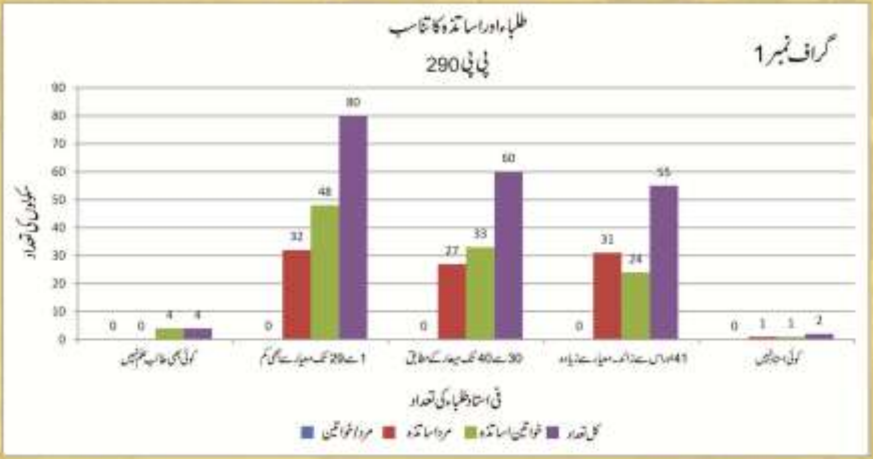

درج بالا گراف نمبر 1 میں اعداد و شمار کے مطابق اس حلقہ میں 80 ایسے سکول ہیں جہاں محض 1 سے 29 طلباء کیلئے ایک استاد متعین ہے جو کہ وسائل کے ضیاع کے مترادف ہے جسے موزوں (Rationalize) بنانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح 55 سکول ایسے ہیں جہاں 41 یا اس سے زیادہ طلباء کیلئے ایک استاد مقرر ہے جو کہ مقرر شدہ معیار سے کافی کم ہے۔ اوپر دیئے گئے اعداد و شمار ارباب اختیار کیلئے توجہ طلب ہیں تا کہ طلباء اساتذہ کا تناسب اس طرح سے کیا جائے کہ انسانی وسائل کو موزوں بنایا جا سکے۔ اور حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار (40 طلباء کیلئے ایک استاد ہے) کے مطابق کیا جائے تا کہ طلباء کو مناسب وقت اور توجہ دی جا سکے اور تعلیمی معیار میں بہتری ممکن ہو سکے۔ یہ تمام صورتحال اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ عوامی نمائندے خاص طور پر حلقہ کے ایم پی اے صاحب / صاحبہ اپنا بھرپور کردار ادا کریں اور اس تحقیق کے نتیجے میں سامنے آنے والے ان مسائل کو ممکنہ حد تک حل کرنے کی کوشش کریں۔

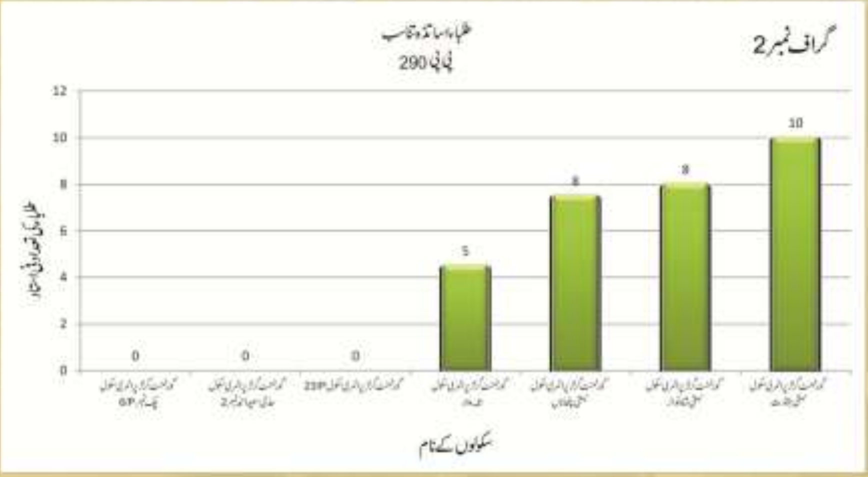

گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 4 سکولوں کے نام گراف نمبر 2 میں دیئے گئے ہیں جہاں 5 سے 10 طلباء کیلئے ایک استاد مختص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں اساتذہ کی تعداد بچوں کی تعداد کے لحاظ سے زیادہ ہے۔ جس کو موزوں (Rationalize) بنانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ایسے سکولوں میں اساتذہ کی ضرورت پوری کی جا سکے جہاں اساتذہ کی کمی ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ اس توجہ طلب مسئلے کو حل کرنے کیلئے جلد پیشرفت کی جائے گی۔

گراف نمبر 1 میں دیئے گئے اعداد و شمار میں سے 04 سکولوں کے نام گراف نمبر 3 میں دیئے گئے ہیں جہاں 83 سے 186 طلباء کیلئے ایک استاد ہے جو کہ حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کے اعتبار سے انتہائی غیر متوازن ہے۔ یہ تناسب 40:1 ہونا چاہیے۔ اس تناسب کو معیار کے مطابق کرنے کیلئے عوامی نمائندوں، شہریوں اور شعبہ تعلیم کے متعلقین کی فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

رائے دہندگان: ہمارے بچوں کو معیاری تعلیم چاہیے

حلقہ میں 146512 رجسٹرڈ رائے دہندگان ہیں۔ ان میں خواتین ووٹر کی تعداد 63092 اور مرد ووٹر کی تعداد 83420 ہے۔ ووٹ کی اہمیت کو جانتے ہوئے رائے دہندگان اپنے بچوں کی تعلیم کی بہتری کے لئے بڑھ کر آگے آئیں اور عوامی نمائندوں سے مطالبہ کریں کہ انہیں اپنے بچوں کے لیے معیاری تعلیم چاہیئے

تجزیوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تعلیم اور سیاست کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ اگر اس رابطے کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تمام متعلقہ افراد کو اس بات پر راضی کیا جائے کہ وہ اپنے بچوں کی بہتر تعلیم کے لئے عوامی نمائندگان سے اس بات کا عہد لیں کہ وہ حلقہ میں ان کے بچوں کی تعلیم کے لئے خاطر خواہ اقدامات کریں گے۔

- گورنمنٹ پرائمری سکول عبداللہ خان
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حاجی سعید احمد نمبر 2
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 104/1-L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 96/1-L
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ظفر علی شاہ

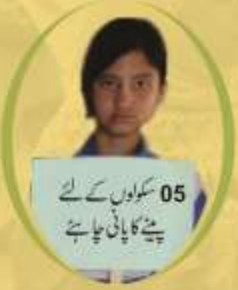

- گورنمنٹ پرائمری سکول بہادر پیر
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 43/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 17/P خان پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول عبداللہ خان
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی عبدالقادر BTM خان پور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 104/1L
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول قاضی غلام رسول
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ظفر علی شاہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول غلام نبی جھنڈ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول محمد یار خان
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول 136/1-L

- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول چک 60/P خانپور
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول تلاوالا
- گورنمنٹ پرائمری سکول لوانگم بستی واحد آباد خانپور
- گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ شیخاں موضع گھنیاں
- گورنمنٹ پرائمری سکول اسلام نگر
- گورنمنٹ پرائمری سکول بہادر پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول موتی تھال ڈاکخانہ چک 17/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 73/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 14/P
- گورنمنٹ پرائمری سکول میاں عبدالسلام
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 105/1-L
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی پٹھاناں ڈاکخانہ باغو بہار
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 114/1-L
- گورنمنٹ پرائمری سکول عبداللہ خان
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی موسانی
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک 100/1-L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول عبدالقدیر BTM خانپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پتافیاں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لالو خان خٹک صابری ٹاؤن
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 112/1-L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 104/1-L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 129/1-L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 110/1-L
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول قاضی غلام رسول
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ظفر علی شاہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول محمد یار خان
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چک 136/1-L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 123/1-L
- گورنمنٹ ایلیمنٹری سکول لیب (منسلک GCET)

- گورنمنٹ پرائمری سکول بھٹہ شیخاں چک نمبر 7 P
- گورنمنٹ پرائمری سکول اسلام نگر
- گورنمنٹ پرائمری سکول بہادر پور
- گورنمنٹ پرائمری سکول قبول والا
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 43 P
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی میاں آدم چک 4 P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 14 P
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 94 1/L
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 135 1/L
- گورنمنٹ پرائمری سکول عبداللہ خان
- گورنمنٹ پرائمری سکول بستی مسائی
- گورنمنٹ پرائمری سکول چک نمبر 100 1/L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ملاال
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گلشن الطاف خانپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول خانپور دیہہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی عبدالقادر BTM خانپور
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول پیراں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول یتافیاں
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول لالوخان صبری ٹاؤن
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول تلہ والا
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 100 1/L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی بشارت
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 6 P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی امیر بخش نمبر 2
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی غلام حیدر نمبر 1
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول حاجی سعید احمد نمبر 2
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 2 P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 97 1/L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 104 1/L
- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول 129 1/L
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک 22 P
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 127 1/L

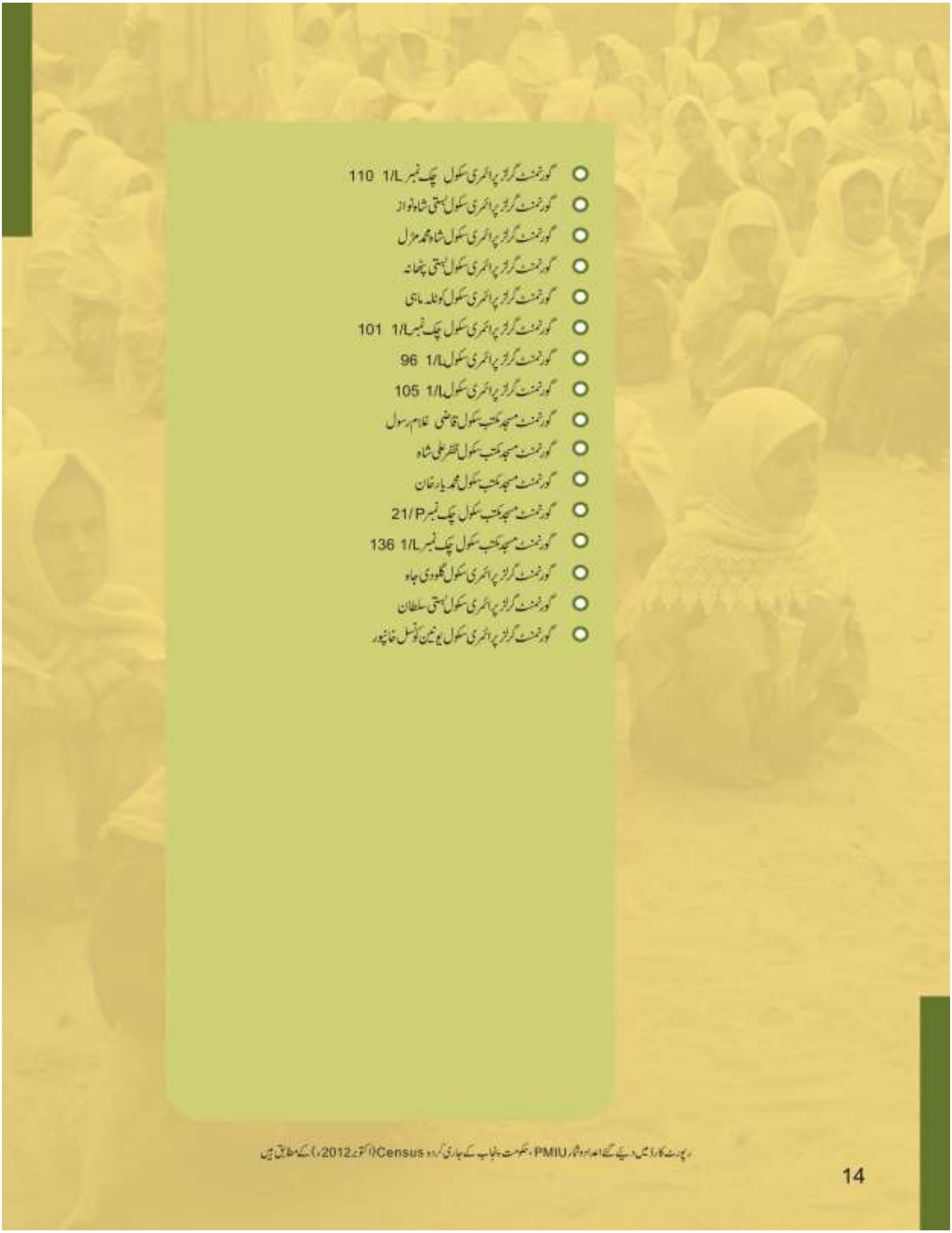

- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 1/L 110
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی شاہنواز
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول شاہ محمد مڑل
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی پٹھانہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کوٹلہ ماہی
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 1/L 101
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 1/L 96
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 1/L 105
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول قاضی غلام رسول
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول مظفر علی شاہ
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول محمد یار خان
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چک نمبر 21/P
- گورنمنٹ مسجد مکتب سکول چک نمبر 1/L 136
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول گلودی جاہ
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بستی سلطان
- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول یونین کونسل خانپور

رپورٹ کارڈ میں دیے گئے اعداد و شمار PMIU، حکومت پنجاب کے جاری کردہ Census (اکتوبر 2012ء) کے مطابق ہیں

ضلع رحیم یار خان میں تعلیمی صورتحال میں بہتری لانے کی خاطر انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) علم آئیڈیاز (Ilm Ideas) کے ساتھ مل کر کام کر رہا ہے۔

یہ معلوماتی کتابچہ I-SAPS نے علم آئیڈیاز کی معاونت سے تیار کیا ہے۔ علم آئیڈیاز کا اس کتابچے کے مندرجات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔

مزید معلومات کیلئے

www.i-saps.org info@i-saps.org 051-111-739-739

@I_SAPS facebook.com/I-SAPS

I-SAPS Institute of Social and Policy Sciences

انسٹی ٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز (I-SAPS) ایک قومی اور پالیسی سازی میں معاونت کرنے والا ادارہ ہے جو سماجی، معاشی و قانونی موضوعات پر تحقیق میں سرگرم عمل ہے۔ شعبہ تعلیم I-SAPS کا ایک اہم تحقیقی موضوع ہے۔ I-SAPS نے پاکستان میں وفاقی اور صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم کی مختلف جہتوں پر تحقیق کی ہے جن میں تعلیم کیلئے مختص کیے جانے والے بجٹ اور اس کا استعمال، تعلیم کیلئے کی جانے والی قانون سازی، نجی تعلیمی شعبہ کا انتظام و انصرام وغیرہ شامل ہیں۔